© rasailojaraid.com

جو ظاہر میں باطن کی کیفیتوں کا　　اشارہ بھی پایا تو اچھا نہ ہوگا

کسی ڈھنگ سے رہ کسی حال میں رہ　　ہمیں گر بھلایا تو اچھا نہ ہوگا

ہماری عطا کی ہوئی بیخودی سے　　کبھی ہوش آیا تو اچھا نہ ہوگا

یہ کی عرض میں نے کہ ای میری مالک
تو جو کام بندے سے چاہے ہے لینا
مری جان و دل تیری قدموں پہ صدقے
مجھے "ضبط" کی تو ہی توفیق دینا

نوائے تسکین

از جناب محمد یٰسین صاحب تسکین سہارنپور

تغافل میں اُن کو ستم یاد آئے　　ستم یاد آئے تو ہم یاد آئے

یہ تفریق تھی صرف دوری سے ورنہ　　حرم میں نہ دیر و حرم یاد آئے

خوشا بیخودیِ محبت کہ دل کو　　نہ تم یاد آئے نہ ہم یاد آئے

نگاہِ کرم دیکھ کر، دل بھر آیا　　بہت اُنکے جور و ستم یاد آئے

تری یاد میں ہمنے دنیا بھلادی　　تجھے بھول کر بھی نہ ہم یاد آئے

گدایانِ یثرب کو ہمنے جو دیکھا　　سلاطینِ روم و عجم یاد آئے

میں سجدے میں سر رکھ رہا تھا کہ تسکیں
کسی کے وہ نازک قدم یاد آئے

© rasailojaraid.com